سوال

(116) 'سورج نکلنے پہلے ایک رکعت پالی اس نے نماز پالی' حدیث کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک حدیث میں ہے کہ جس نے سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت پالی اس نے نماز فجر کو پالیا جبکہ ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مکمل حدیث اس طرح ہے کہ ''جس نے طلوع آفتاب سے پہلے نماز فجر کی ایک رکعت کو پالیا اس نے گویا نماز فجر کو پالیا اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی وہ نماز عصر پانے میں کامیاب ہوگیا۔'' [صحیح بخاری، مواقیت: ۵۷۹]

اس حدیث کا قطعاً یہ مقصد نہیں ہے کہ طلوع آفتاب یا غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت پڑھ لینے سے ہی پوری نماز ادا ہوجائے گی اور اسے بقیہ نماز ادا کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص طلوع آفتاب یا غروب آفتاب سے پہلے ایک رکعت پڑھ لے تو اس نے نماز کے وقت ادا کو پالیا۔ اب باقی ماندہ نماز طلوع آفتاب یا غروب آفتاب کے بعد پڑھے گا تو بھی اسے وقت ادا میں پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ نماز کا جو حصہ وقت نکلنے کے بعد پڑھا گیا ہے اسے بھی ادا ہی شمار کیا جائے گا وہ قضا میں شامل نہیں ہوگا۔ جمہور محدثین کے ہاں حدیث کا یہی مفہوم ہے، چنانچہ مندرجہ ذیل حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے جس شخص نے طلوع آفتاب سے پہلے ایک رکعت پالی اور باقی ایک رکعت طلوع آفتاب کے بعد پڑھی تو اس نے پوری نماز کو پالیا اور جس نے غروب آفتاب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پڑھی اور باقی تین رکعات آفتاب کے بعد پڑھیں تو اس نے عصر کی نماز کو پالیا۔ [بیہقی، ص: ۳۷۹، ج ۱]

اس روایت پر امام بیہقی رحمہ اللہ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے۔

اس بات کی دلیل کہ اس طرح طلوع آفتاب سے اس کی نماز باطل نہیں ہوگی۔ عرب کے نامور عالم دین شیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے ایک رکعت پڑھنے کا وقت مل جاتا ہے تو وہ گویا پوری نماز وقت ادا ہی میں پڑھتا ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس نے نماز کی ایک رکعت پالی اس نے پوری نماز کو پالیا۔ اس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ اگر کسی کو وقت ختم ہونے سے پہلے پہلے ایک رکعت سے کم حصہ ادا کرنے کا موقع ملتا ہے تو وہ وقت ادا کو پانے والا نہیں ہوگا، نیز اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ انسان دانستہ طور پر نماز کو مؤخر کرے، نمازی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نماز وقت ادا میں ہی مکمل کرے، چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم نے فرمایا: ''منافق کی نمازیہ ہے کہ وہ بیٹھا سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے جب وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان چلا جاتا ہے تو کھڑا ہوکر کوے کی طرح ٹھونگے مار کر اسے جلدی جلدی مکمل کرلیتا ہے وہ اس میں برائے نام ہی اللہ کا ذکر کرتا ہے۔'' [رسالہ مواقیت الصلوۃ، ص:۱٦]

اورجس حدیث میں طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنے سے ممانعت کا ذکر ہے اس سے مراد اوقات مکروہ کا بیان ہے کہ انسان مقصد اور ارادہ سے طلوع یا غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھے ،ایسے اوقات میں نماز پڑھنا اس لئے منع ہے کہ ان اوقات میں کفار عبادت کرتے ہیں اور طلوع وغروب آفتاب کے وقت شیطان کی عبادت کی جاتی ہے اورجو انسان طلوع وغروب آفتاب سے پہلے نماز شروع کرلیتا ہے وہ اس حکم امتناعی میں شامل نہیں ہوگا۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:149